اک بہترین رفیق کار

فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالحنان زاہد حفظہ اللہ

میرا طالب علمی کا زمانہ تھا1979ء میں جامعہ محمدیہ اوکاڑا سے فراغت کے بعد حضرت العلام مولانا محمد عبداللہ امجد دامت برکاتہ العالیۃ کی راہنمائی سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد پہنچا تاکہ مزید حصول علم کا موقع ملے اور اللہ کریم مہربانی فرمائے کہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ممکن ہو پائے۔حضرت العلام کی پرخلوص دعائیں قبول ہوئیں اللہ تعالیٰ نے جامعہ سلفیہ میں اور پھر جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) مدینہ منورہ میں زیر تعلیم رہنے کا موقعہ نصیب فرمایا۔

اس طرح جب جامعہ سلفیہ پہنچا تو جن محسن اساتذہ کرام سے شرف تلمذ اور تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا ان میں ہمارے ممدوح حضرت قاری محمد رمضان صاحب غفر اللہ لہ و تغمد برحمتہ تھے انتہائی شفقت ومحبت کرنے والے جامعہ اور طلبہ جامعہ کیلئے اپنے کو وقف کیے ہوئے حتی کہ طلبہ میں ام الجامعہ کے لقب سے متصف تھے جب کبھی طلبہ سے ہم کلام ہوتے تو طلبہ بہت محظوظ ہوتے اور ان کی نصائح اور گفتگو کو بہت سراہتے تھے۔

مجھے آخری کلاس میں داخلہ ملا تھا اس کے بعد مدینہ منورہ جانے سے قبل کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ ہی میں دفتری امور اسباق اور خطبہ جمعہ دینے کا موقع ملا تو اساتذہ کرام سے مزید قرب اور مل جل کر رہنے کا موقع ملا تو ممدوح قاری صاحب سے تعلقات ایک مخلص دوست اور رفیق کار کے طور پر استوار ہوئے۔مدینہ منورہ سے واپسی پر یکم جنوری 1991ء سے دوبارہ جامعہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کا موقع نصیب ہوا تو محترم قاری

صاحب کے ہمرکاب اکٹھے کام کرنے کا طویل موقع ملا محترم قاری صاحب کو انتہائی شفیق وکریم ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہوا تھا انتہائی ملنسار، وجیہہ اور خندہ پیشانی سے پیش آنے والے اور ان سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کا بہت اکرام کرنے والے پایا جب کبھی ان کی کلاس میں جانے کا موقع ملا تو حضرت انتہائی اکرام کرتے ہوئے اپنی مسند پر جگہ دیتے میں اپنی حیثیت واوقات کے پیش نظر محسوس کرنا تو ان کا اصرار اپنے قریب تر بیٹھانے کیلئے غالب آ جاتا۔

جامعہ سے فارغ التحصیل طلبہ کا جب کبھی جامعہ آنا ہوتا تو اکثر حضرت قاری صاحب انتہائی اکرام واحترام کے ساتھ ان سے پیش آتے بلکہ ان کے نام تک حضرت کو یاد ہوتے تھے ملنے والا شاگرد ان سے مل کر ایک فخر محسوس کرتا تھا حضرت اپنے شاگردان سے پوچھتے کہ اب کیا مشغولیت ہے۔ حالات واحوال سے آگاہی پا کر انتہائی خوش ہوتے اور دعائیں دیتے۔

عموماً خطبہ جمعہ کے موضوع پر مشاورت ہوتی کوئی موضوع اختیار کیا جاتا تو موصوف اس سے متعلق متعدد آیات پڑھ کر ہماری راہنمائی فرماتے حضرت کی ہر دلعزیزی اور خلوص ومحبت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ پر قدم رکھا اسے اپنا بنا لیا خطبہ جمعہ کیلئے مسجد فردوس میں عرصہ تقریباً 45 سال گزار دیئے جامعہ سلفیہ سے وابستگی اختیار کی تو آخری وقت تک نبھایا نہ کبھی سہولیات کا مطالبہ نہ تنخواہ کی بات نہ کبھی شکوہ نہ کبھی شکایت اور اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل تھا کہ ہمیشہ ہنستے مسکراتے خوش و خرم نظر آتے تھے بلند وبانگ آواز پرسوز لحن میں قرات قرآن خیر کم من تعلم القرآن و علمہ کے مصداق تھے اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ اپنی رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں خدام القرآن کے زمرہ میں داخل فرمائے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆